سید کاشف گیلانی

ضیاء مدینے کی

تو بھیج رحمتیں ہم پر خدا مدینے کی
مرے وطن میں بھی آئے ہوا مدینے کی

میں آسمان کی جنت کو کیوں نہ ٹھکرا دوں
اگر نصیب ہو مجھ کو فضا مدینے کی

یہ خاک ہے بڑی اکسیر اہل غم کے لئے
مجھے تو خاک ہے خاکِ شفا مدینے کی

فلک سے نور برستا ہے شام یثرب پر
ہے خوشبوؤں سے معطر صبا مدینے کی

زمانے بھر کے مسلمان ایک ہوجائیں
کبھی جو غور سے سن لیں صدا مدینے کی

بڑے ہی سرکش و مغرور اہل مکہ تھے
مگر تھی اس سے بھی بڑھ کر وفا مدینے کی

کروں میں زندگی سو بار جان و دل سے فدا
اگر ہو مجھ کو میسر فضا مدینے کی

جو دھاک اہل جنوں کی ہے اہل دنیا پر
خدا کا لطف ہے ہم پر عطا مدینے کی

خدا کرے میں مدینے میں بار بار آؤں
رہیں نوازشیں مجھ پر سدا مدینے کی

خدا کا شکر میں احرار بن گیا کاشف
رہے گی دِل میں ابد تک ضیاء مدینے کی

نویدِ صبح

کوئی دم کی ہے مہماں تیرگی کہدو کوئی سب سے
نویدِ صبح ملتی ہے چراغ آخرِ شب سے

تمہیں معلوم ہے کم ہمتوں کی وہ نہیں سنتا
بڑے نادان ہو شکوہ اگر کرتے ہو تم رب سے

بچو مظلوم کی آہِ رسا سے اے ستم گارو
ادھر پہنچی فلک تک آہ جو نکلی ادھر لب سے

خدا کے خوف سے ترکِ ستم کردے تو بہتر ہے
ہمیں اس ڈھب پہ لانا ہے ستمگر کو کسی ڈھب سے

ہمارے رہنماؤں کو کوئی غم ہے تو اپنا ہے
مگر ہمدردیاں ان کی نہ ملت سے نہ مذہب سے

بہت دن دیکھ کر ہم نے کیا ہے فیصلہ دل سے
کسی ظالم کے دھوکے میں بھی نہ آئیں گے ہم اب سے

کرے تقریر جو پر جوش اپنی قوم اس کی ہے
ہمیں کچھ بھی تعلق ہے معانی سے نہ مطلب سے

رہی باقی نہ کچھ بھی منزلت تیری مرے دِل میں
مرے آگے حقیقت کھل گئی حضرت تری جب سے

ڈرا سکتے نہیں اربابِ حل و عقد کاشف کو
اسے کچھ خوف آتا ہے نہ کرسی سے نہ منصب سے